557

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ الہام حضرت مسیح موعود

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر: غلام نبی ✦ انچارج: مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۸۳ | مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۲۱ شعبان سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انسداد فتنہ ارتداد کیلئے پوری پوری توجہ دے رہے ہیں۔

۲۔ حسب الارشاد فتنہ ارتداد ملکانہ راجپوت کے افسر صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ہیں اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد حسب ہدایت محمد عبداللہ خاں صاحب نائب ہیں نہایت سرگرمی سے کام ہوتا ہے۔

۳۔ مولانا ماموں روشن علی صاحب اور مولانا سید سرور شاہ صاحب مع جناب حکیم مفتی فضل حسین صاحب و شیخ عبدالحق صاحب سیالکوٹ بعد از نماز جمعہ تشریف لے گئے وہاں پادریوں سے غالباً مباحثہ ہوگا۔ وہاں پر وفد فیروزپور جائے گا۔

۴۔ دونوں سکول امتحانات کے بعد اپریل سے کھل گئے ہیں اور

ہمارا تیسرا تبلیغی وفد

بائیس اصحاب پر مشتمل آگرہ پہنچ گیا

۶۷ احمدی مبلغین میدان عمل میں

جیسا کہ گزشتہ پرچے میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ انسداد فتنہ ارتداد ملکانہ کے لئے ہماری جماعت کا تیسرا وفد ۳ اپریل کو نماز ظہر کے بعد روانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے کثیر التعداد خدام کے ساتھ موڑ تک مشایعت فرمائی۔ وہاں پہنچ کر حضور نے جو تقریر فرمائی وہ آئندہ شائع کر دی جائیگی۔

تقریر کے بعد حضور نے پینتالیس روپے اپنے اور اہل بیت کی طرف سے امیر وفد بابو جلال الدین صاحب کے سپرد کئے۔ اور فرمایا یہ رستہ میں اور وہاں کی ضرورتوں کے لئے ہے۔ اسپر دیگر احباب نے بھی اپنی وسعت کے مطابق حصہ لیا۔ کل رقم جو اس وفد کو دی گئی دو سو ایک روپے ہوئے۔ بعد ازاں قافلہ حسب دستور سڑک پر حضور کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور بعد اجازت السلام علیکم کہتا ہوا روانہ ہوا۔ خدا تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور قوموں کی قومیں ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کریں۔ اور دین قدیم پر کاربند ہونے کی توفیق پائیں۔

اسماء گرامی ان مجاہدین فی سبیل اللہ کے یہ ہیں۔

۱۔ جناب بابو جمال الدین صاحب آف گوجرانوالہ۔
۲۔ میاں محمد یوسف صاحب۔ خلف خاں صاحب مولوی غلام محمد خاں صاحب آف گلگت۔
۳۔ چودھری عطر دین صاحب بھٹی۔
۴۔ عبداللہ خاں صاحب خلف خاں صاحب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب رامپوری۔
۵۔ مولوی محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی۔
۶۔ منشی محمد حنیف صاحب میرپوری علاقہ جموں۔
۷۔ چودھری برکت علی خاں صاحب راجپوت گڑھ شنکر
۸۔ چودھری محمد فضل خاں صاحب راجپوت
۹۔ چودھری رشید احمد صاحب خانصاحب راجپوت سٹروعہ
۱۰۔ چودھری بوٹے خاں صاحب راجپوت
۱۱۔ جمعدار محمد خاں صاحب فیروزپور
۱۲۔ محمد حسن صاحب سیلوتی
۱۳۔ عبدالواحد صاحب آف ریاست پٹیالہ۔
۱۴۔ مولوی غلام محمد صاحب امرتسری قادیان۔
۱۵۔ منشی وزیر محمد صاحب پٹیالوی۔
۱۶۔ منشی محمد حسین صاحب پسر محمد بخش صاحب
۱۷۔ چودھری عبداللطیف خانصاحب فیروزپوری راجپوت
۱۸۔ عبدالجلیل خاں صاحب کاٹھ گڑھی
۱۹۔ محمد امین صاحب برادر لعل دین صاحب
۲۰۔ مستری سلطان محمد صاحب کوئٹہ۔
۲۱۔ مولوی چراغ علی صاحب ملتانی۔
۲۲۔ مولوی عمر الدین صاحب جالندھری

زمیندار جماعتوں کیلئے اطلاع

ناظر صاحب بیت المال نے ایک اعلان برائے اشاعت بھیجا ہے کہ فصل کی کٹائی کا وقت آگیا اس لئے ہر گاؤں کے سکرٹری و پریذیڈنٹ وامیر اڑھائی سیر فی من کے حساب غلہ وصول کریں اور اس کے لئے خاص توجہ دیں۔

الفضل لاہور میں۔ الفضل کا تازہ پرچہ لوہاری دروازہ پر جمعرات و سوموار کو شام کے وقت خرید اجا سکتا ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

پچاس ہزار روپیہ جلد جمع ہونا چاہیئے

۶ر اپریل کے خطبہ جمعہ (جو آئندہ اشاعت میں چھپ جائیگا) میں حضور نے فرمایا کہ احمدیہ مجلس مشاورت کی جن تجاویز کو میں نے منظور کیا ہے۔ ان پر جماعت کو جلد سے جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ انسداد فتنہ ارتداد ملکانہ کے لئے سردست پچاس ہزار روپے مطلوب ہیں۔ جن کی وصولی کی نسبت یہ طے ہوا ہے کہ کم از کم سو روپے دینے والے اسمیں حصہ لیں۔ سو اس کے لئے ذی ثروت احباب بالخصوص مخاطب ہیں۔ کہ وہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق آگے بڑھیں سو روپیہ کم از کم رقم ہے یہ مطلب نہیں کہ جو دو سو یا پانسو یا ہزار دے سکتا ہے وہ بھی سو ہی دے۔ سو تو قادیان کے بعض غریب احمدیوں نے بھی پیش کر دیا ہے جن کی تنخواہ چودہ پندرہ روپے ماہوار ہے۔

تین تین ماہ کیلئے زندگیاں وقف کیجائیں

حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تین تین ماہ کیلئے جن لوگوں نے زندگیاں وقف کی ہیں۔ ان کی تعداد تین سو تک پہنچتی ہے مگر یہی کافی نہیں اس لئے جو دوست کسی نہ کسی وجہ سے ابھی تک رکے ہوئے ہیں۔ وہ جلد آگے بڑھیں۔ تاکہ فہرستیں مکمل ہو جائیں۔ اور پھر مناسب طور پر ان ناموں کو تقسیم کر کے مختلف وفود بنائے جا سکیں۔ کیونکہ یہ کام بہت وسیع ہے۔

احمدی راجپوت اپنی قومی روایات کا عملی ثبوت دیں

حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ فتنہ ارتداد ملکانہ راجپوتوں میں ہے۔ اس لئے احمدی راجپوت جن کی تعداد خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں بہت سی ہے۔ وہ بیدار ہوں اور اس کار خیر میں ہر طرح پر حصہ لیں۔ چونکہ ملکانہ اپنے راجپوت بھائیوں کی باتیں ہی زیادہ توجہ سے سنتے ہیں۔ اور یوں بھی بوجہ برادری انہی پر زیادہ حق ہے۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کو راہ ضلالت پر جانے سے بچائیں۔ اس لئے احمدی راجپوتوں کو اپنی غفلت کی تلافی کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اور اپنے بزرگوں کی بہادری اور کارنامے جو بیان کیا کرتے ہیں۔ ان کا عملی رنگ میں ثبوت دینا چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

سٹروعہ میں دوسرا مباحثہ مورخہ ۲۵-۲۶ مارچ کو سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ ہوا غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام جیلانی مولوی فاضل تھے اور احمدیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری تھے۔ پہلے روز حیات و ممات عیسیٰ علیہ السلام پر قریباً تین گھنٹہ تک مباحثہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وفات عیسیٰ علیہ السلام از روئے قرآن و حدیث روز روشن کیطرح واضح کی گئی۔ مورخہ ۲۶ مارچ کو بھی قریباً تین گھنٹہ تک صداقت مسیح موعود پر تبادلہ خیالات ہوا احمدی مناظر نے نہایت خوش اسلوبی سے صداقت مسیح موعود کو ثابت کیا جس پر غیر احمدی مولوی نے چند اعتراض کئے جن کے جواب کماحقہ دئے گئے۔ اور بہت کامیابی سے جلسہ ختم ہوا۔ ناظرین نے جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا نظارہ دیکھا۔ فالحمد للہ

نوٹ:- چونکہ یہ مباحثہ احمدیوں کے مکان پر ہوا اور وہی حفظ امن کے ذمہ وار تھے۔ اس لئے درمیان میں کسی قسم کا فتنہ فساد نہیں ہوا۔ بلکہ نہایت اطمینان سے پبلک نے ہمارے دلائل کو سنا وما علینا الا البلاغ خاکسار محمد خان امیر جماعت احمدیہ سٹروعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

عازمان حج کو اطلاع تار منجانب پولیٹیکل ریذیڈنٹ عدن محمد سکرٹری صاحب تعلیم و صحت عامہ گورنمنٹ ہند حسب ذیل تار جدہ کے برطانی قونصل جنرل کے پاس سے موصول ہوا ہے۔ حجاز گورنمنٹ نے مجھکو مطلع کیا ہے۔ کہ حاجیوں کے قرنطینہ کی فیس آئندہ سال سے ۴۰ ترکی پیاسٹر اور اترنے کیلئے ۵۰ ترکی پیاسٹر کل میزان قرنطینہ مقرر شدہ شرح کی ۹۰ ترکی پیاسٹر ہو گئی ۱۲۰ ترکی پیاسٹر ایک پونڈ کے برابر ہیں۔ براہ مہربانی عازمان حج کو اطلاع فرماویں۔ (ناظر امور عامہ)

ولادت برادر عبدالرحمٰن صاحب موذن کلکتہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے نام فضل الرحمٰن رکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے (افضال)

اطلاع جو طلبا مدرسہ احمدیہ کے بعد امتحان سالانہ اپنے اپنے مکانوں پر گئے ہوئے ہیں اگر ان کے یہاں طاعون ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۹ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء

دعوت مقابلہ

از چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے سیال امیر وفد احمدیہ قادیان دار التبلیغ آگرہ

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اسوقت مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اسلامی بادشاہوں نے جو ہند کے حکمران رہے - اپنی حکمرانی کے وقت بعض قوموں کو زبردستی مسلمان بنا لیا تھا۔ حالانکہ یہ خیال سراسر باطل ہے - اسلام کے معنے تو دل سے خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری کے ہیں۔ جو کسی شخص میں جب تک کہ اسپر اسلام کی صداقت ثابت نہ ہو حاصل نہیں ہو سکتی - اس لئے ملکانہ قوم راجپوت کے سامنے ایسی باتیں بنانا اُن کے بڑوں کو گالیاں دینے سے کم نہیں۔ راجپوت ایک بہادر قوم ہے۔ اس سے ادنےٰ قوم بھی کسی کے جبر و اکراہ پر اپنے مذہب کو ترک نہیں کر سکتی - چہ جائیکہ ملکانہ راجپوتوں کے بزرگوں نے ایسا کیا ہو۔ ایسا خیال کرنے سے تو انہیں بزدل اور ڈرپوک ماننے کے علاوہ بےوقوف بھی ماننا پڑیگا کہ انہوں نے اپنے سچے مذہب کو چھوڑ کر جھوٹے مذہب کو بغیر سوچے سمجھے اختیار کر لیا - اگر وہ اسلام کو جھوٹا مذہب سمجھتے - تو وہ جان دیدیتے - اور کبھی مسلمان نہ ہوتے مگر اصل بات یہ ہے - کہ انہوں نے جو ہندو مذہب کو چھوڑ کر اسلام کو اختیار کیا - تو ہندو مت کی گندی رسموں اور بُرے عقاید کو مکروہ اور اسلام کے اصول کو پاک اور متبرک سمجھتے ہوئے اختیار کیا - اس کی دلیل کہ وہ جبراً مسلمان نہیں بنائے گئے تھے - یہ ہے - کہ بعض اقوام اس علاقہ میں اسی وقت سے ہندو چلی آتی ہیں - اگر سلطنت کی طرف سے جبراً مسلمان کیا جاتا - تو زبردست اقوام کو مسلمان بنانے سے پہلے سب کی سب چھوٹی اقوام کو بھی مسلمان بنایا جاتا مگر ان میں سے بعض اقوام کا اسی وقت سے ہندو اور اسی طرح راجپوت اقوام میں سے بھی سب کا مسلمان نہ ہونا - بلکہ ایک بھائی کا مسلمان ہو جانا اور دوسرے کا ہندو چلے آنا اس بات کی دلیل ہے کہ جبراً کسی کو مسلمان نہیں بنایا گیا تھا - بلکہ جنھوں نے اسلام کو اختیار کیا تھا - اسے سچا اور سب مذاہب سے افضل سمجھ کر اختیار کیا تھا - جبکہ اب بھی ہر سال ہزار ہا آدمی ہندو مذہب کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوتے ہیں - چنانچہ سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۱۹۱۱ء تک تیرہ ہزار ہندو مسلمان بن گئے - کیا یہ بھی جبر سے کئے گئے - ہرگز نہیں جس نے بھی اسلام کو اختیار کیا - تو اس کی صداقت اور اسے سب مذاہب سے افضل سمجھ کر - اگر اس بات میں آریہ سماج یا کسی اور مت والے کو شک ہو دے تو اسپر لازم ہے - کہ وہ ہم سے اسبات پر مناظرہ کرلے کہ آیا ہندو مذہب افضل ہے - یا [illegible] کی تعلیم ایسی ہے - کہ اسپر چلکر انسان خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے - سو اب ہم بذریعہ اشتہار ہذا تمام مخالفین اسلام کو آریہ ہوں یا سناتنی چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہم سے مناظرہ کرلیں ۔

سو اے دیانند کے چیلو ! اور اے آریوں کے دل سے دشمنو ! مگر اس وقت ان کے پیچھے چلنے والے سناتن دہرمیو ! اور پتھروں کے پجاریو ! اور ایسے دیوتاؤں کے ماننے والو ! جنہیں اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ اپنے سے مکھی کو بھی اڑا سکیں - چہ جائیکہ وہ کسی شخص کو نفع یا نقصان پہنچائیں - اگر تم میں کچھ صداقت اور حقانیت کا کوئی شمہ باقی ہے - تو اٹھو اور مناظرہ کے لئے تیار ہو جاؤ - اور ان لوگوں کو جن کے باپ دادا سوچ سمجھ کر مسلمان ہوئے تھے - سوچنے کا موقع دو - تاکہ وہ بھی فریقین کی باتیں سنکر صحیح نتیجہ تک پہنچ سکیں اور چاہیئے کہ ہر گاؤں میں اور ہر قصبے اور ہر شہر میں مباحثات ہوں ۔

اگر اب بھی کوئی مخالف اسلام میدان مناظرہ میں نہ آیا - اور ہمارے چیلنج مناظرہ کو منظور نہ کیا - تو ہر دانشمند کو سمجھ لینا چاہیئے - کہ ملکانہ قوم راجپوت اور دوسری قوموں کے اسلام کا یہی باعث ہوا تھا کہ جب اس ملک میں مسلمان آئے - اور ہندو مذہب کو دلائل سے مقابلہ کرنے کے لئے بلایا - تو ان راجپوتوں نے جن کو مذہبی شوق تھا - اور وہ سمجھتے تھے کہ دنیا ایک فانی چیز ہے - انہوں نے چاہا کہ ہم دیکھیں کہ ہندو مذہب اور اسلام میں سے کونسا سچا مذہب ہے - اس غرض سے وہ پنڈتوں کے پاس گئے - اور ان کو مقابلہ کے لئے تیار کیا - تو ان کے پنڈت مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے - اور ان سے کچھ جواب بن نہ آیا تو سمجھدار راجپوتوں اور دوسری اقوام نے اسلام کو سچا سمجھ کر اختیار کر لیا - کیونکہ

کھل جائے جب صداقت پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت [illegible]

مگر پھر بھی آریہ [illegible] وہ ہمیں لوگوں کو بہکانے کے لئے یہی کہے چلے جاتے ہیں - کہ ان کو جبراً مسلمان بنایا گیا ہے - حالانکہ یہ بالکل غلط ہے - سو اب بھی ہم ان کو مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں - وہ مقابلہ پر آئیں - اور یاد رکھیں کہ اسلام کا غلبہ جو اس زمانہ کے لئے موعود ہے - ظاہر ہو کر رہے گا - جیسا کہ مصلح ربانی نے کہا ہے ع

خوب کھل جائیگا لوگوں پر کہ دین کس کا ہے دین
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار

ملکانہ راجپوت اور احمدی مبلّغین

تبلیغ اسلام کے لئے قابل تعریف مساعی

غرض رپورٹ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی مبلغین ملکانہ راجپوتوں کے وسیع علاقہ میں تبلیغی خدمات جس رنگ میں سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر ذکر ذیل میں اسلئے کیا جاتا ہے۔ کہ ایک تو جماعت کو ان مجاہدین کے اخلاص و ایثار کوشش اور سعی کو دیکھ کر دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ دوسرے وہ احباب جنھوں نے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش تو کر دیا ہے لیکن ابھی میدان عمل میں پہنچنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے منتظر ہیں۔ انہیں معلوم ہو کہ کن حالات میں انہیں کام کرنا ہوگا۔

اضلاع کا دورہ دوسرا وفد مجاہدین جو قادیان سے ۲۴ر مارچ کو روانہ ہوا۔ اس کے بلانے سے قبل جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم اے امیر وفد المجاہدین نے چند اصحاب کو اضلاع مین پوری ایٹہ۔ فرخ آباد۔ علی گڈھ۔ کرنال اور مظفر نگر میں دورہ کرنے کے لئے بھجوایا۔ تاکہ وہ ملکانہ راجپوتوں کے گاؤں میں جا کر ان کے متعلق مکمل واقفیت بہم پہنچا کر اور جلد سے جلد رپورٹ کریں۔ جس کے مطابق تبلیغی کام شروع کیا جائے۔ دورہ کرنیوالے اصحاب نے چند دنوں میں لمبے چوڑے علاقہ کے حالات نہایت ہی قابل تعریف سرعت اور سرگرمی سے فراہم کئے۔

دورہ کی کیفیت اجنبی علاقہ میں کئی کئی میل روزانہ تیز دھوپ میں پیدل سفر کرتے رہے (احباب کو معلوم ہو۔ کہ اس علاقہ میں ان دنوں کافی گرمی پڑتی ہے۔ جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے) بعض اوقات کھانا تو الگ رہا۔ پانی بھی نہ ملتا۔ کھانے کے وقت یا تو اپنا بچا کھچا باسی اور سوکھا کھانا کھا لیتے۔ جو کسی بڑے قصبہ سے چند اوقات کا اکٹھا خرید کر اپنے ساتھ رکھ لیتے یا بھونے ہوئے دانے کھا کر پانی پی لیتے۔ یا اگر سامان میسر آسکتا۔ تو آٹے میں نمک ڈالکر اپنے ہاتھوں روٹی پکاتے اور کھا لیتے۔ رات کو جہاں جگہ ملتی۔ وہیں پڑ رہتے۔ اکثر اوقات فرش زمین ان کا پلنگ ہوتا۔ ایسا بھی ہوا۔ کہ ہمارے مبلغ صاحب عین دوپہر کے وقت پسینہ میں شرابور جب آبادی میں پہنچے۔ تو ملکانوں نے دودھ سے خاطر کرنا چاہی۔ مگر مبلغ صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لینے سے انکار کر دیا۔ بعض رؤسا نے مبلغین کا چھوٹا سا بستر جو ان کے کندھے یا پیٹھ پر ہوتا۔ اٹھانے کے لئے مزدور دینا چاہا۔ مگر انھوں نے یہ بھی منظور نہ کیا۔ اور اپنا سامان (بستره۔ پانی نکالنے کا چھوٹا سا پیتل کا برتن معہ رسی) اٹھا کر پیدل سفر کرتے رہے۔ ایک گاؤں میں کام ختم ہونے پر بغیر اس بات کی پرواہ کئے۔ کہ کیا وقت ہے یا دوسرا گاؤں کتنے فاصلہ پر ہے۔ فوراً آگے روانہ ہو جاتے۔ اور بعض اوقات اندھیری رات میں ایسے تنگ راستہ پر سفر کیا۔ جو سرکنڈوں کے جھنڈ میں سے گذرتا اور جس کے ارد گرد جنگلی سؤر اور بھیڑیئے کثرت سے پائے جاتے تھے۔

ملکانوں پر احمدی مبلغین کا اثر ہمارے مبلغین کے ملکانوں پر پانی تک کا بھی بوجھ نہ ڈالنے ...... اور اس کے ساتھ ہی یہ کہنے سے کہ آپ لوگوں کو دین سکھانے کے لئے ہمارے آدمی آئینگے۔ جو آپ سے کچھ نہ لینگے۔ بلکہ اپنا خرچ بھی آپ برداشت کرینگے۔ ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض ایسے لوگوں نے جنہیں اپنی مذہبی حالت کے ابتر ہونے کا احساس ہے۔ بڑے درد ناک لہجہ میں کہا۔ ہم لوگ تو جنگل میں ایسے پڑے ہیں۔ جیسے بیابان میں حیوان پڑے ہوں جن کی خبر لینے والا کوئی نہ ہو۔ آج تک ہماری کسی نے خبر نہیں لی۔ جو مولوی آتے رہے ہیں وہ ہم سے فصلانہ وغیرہ لے کر چلے جاتے رہے ہیں۔ اور انہیں سے بعض نے تو ایسی ایسی شرمناک حرکات کیں کہ ہم ان کی شکل تک سے بیزار ہیں۔ پھر حیرت سے یہ بھی کہتے کہ ہمارے ہاں اپنا خرچ کر کے دین سکھانے کے لئے تو کبھی امیر اور نواب بھی نہیں آئے تم غریب لوگ کس طرح یہ کام کروگے۔ اس بارے میں انکی تسلی کرنے کی کوشش کی جاتی۔ اور وہ بڑی خوشی اور مسرت سے ان کی باتوں کو سنتے اور شکریہ بھی ادا کرتے۔ لیکن یہ لوگ چونکہ مولویوں سے سخت بدظن اور متنفر ہو چکے ہیں۔ اسلئے ان کے نزدیک یہ بات نہایت حیرت انگیز تھی۔ کہ ہم محض دین سکھانے کے لئے اپنے خرچ پر ان میں کام کرینگے۔

یہ تو ہمارے مبلغین کے دورہ کی مجموعی کیفیت ہے۔ ذیل میں چند اصحاب کا فرداً فرداً ذکر کیا جاتا ہے۔ جن سے زبانی گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے یا جن کی حال میں رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ؛

فاضل علمی مولانا محفوظ الحق صاحب علمی مولوی فاضل جو سب سے پہلے اس علاقہ میں بھیجے گئے تھے انھوں نے گذشتہ ایک ماہ میں ریل کا سفر چھوڑ کر قریباً ڈیڑھ سو میل پیدل سفر کیا۔ اور ۸۰ کے قریب چھوٹے بڑے گاؤں میں دورہ کیا۔ حال میں جب مولانا ایک دن کے لئے مرکز میں آئے۔ اور دوسرے ہی دن ہدایات لیکر پھر روانہ ہو گئے۔ تو مجھے اپنی آنکھوں ان کے پاؤں کا زخم اور چھالے دیکھنے کا موقع ملا۔ جو پیدل سفر کے ظاہرہ نشانات تھے۔ مولانا نے تازہ سفر علی گڈھ کے ضلع میں کیا۔ اور تحصیل کھیرا اور تحصیل ہاترس میں جس قدر ملکانہ راجپوتوں کے گاؤں ہیں۔ ان میں پہنچ کر اور مفصل حالات معلوم کر کے رپورٹ تیار کی۔ جس کے مطابق اور مبلغین کو اس علاقہ میں بھیجدیا گیا۔ اور مولوی صاحب خود بھی وہیں تشریف لے گئے ہیں تاکہ نئے آدمیوں کو کام پر متعین کریں۔ اور ان لوگوں سے جن سے انہوں نے تعارف پیدا کیا ہے۔ واقف کرادیں ؛

شیخ قادیانی جناب شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی ضلع ایٹہ کے دورہ پر روانہ کئے گئے تھے۔ ان سے جو اصحاب ذاتی طور پر واقف ہیں۔ وہ ان کے اخلاص اور جوش دینی کو جانتے ہیں۔ اور ان کی مستعدی اور سرگرمی سے بھی آگاہ ہیں۔ انھوں نے صرف تین دن کے اندر اندر اس ضلع کے قریباً تمام ان دیہات کا دورہ کیا .... جن میں ملکانہ راجپوت تھے

آباد ہونے کا انہیں پتہ لگا۔ اور پھر ہر گاؤں کے متعلق ایسے تفصیلی حالات معلوم کر کے لائے۔ کہ گویا مدت سے ان دیہات میں ان کی آمد و رفت ہے۔ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کا فاصلہ آسان اور سیدھا راستہ گاؤں کے سرکردہ آدمیوں کے حالات۔ ملکانوں کی موجودہ حالت اور ان کی تعداد۔ قریب کے ریلوے سٹیشن۔ ڈاکخانہ اور تھانہ کا نام وغیرہ سب درج تھے۔ تاکہ اس علاقہ میں کام کرنے والے مبلغ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور ان کے کام میں سہولت ہو۔

اپنے دورہ سے واپس آتے ہوئے شیخ صاحب موصوف ضلع متھرا کے بعض دیہات میں بھی گئے۔ اور ان کے حالات بھی دریافت کئے۔ جناب مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے اور مولوی ظفر الاسلام صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس دن کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے شیخ صاحب لکھتے ہیں۔

۱۲ بج چکے تھے۔ آج صبح سے ہمیں پانی تک بھی نہ ملا۔ اس سفر میں آج ہی کا دن ایسا گذرا ہے۔ کہ دھوپ کی شدت سے پیاس بڑھی۔ اور پانی نہ ملا۔ لکھنے کو تو شیخ صاحب نے یہ لکھدیا۔ لیکن ان کی احساس طبیعت نے فوراً محسوس کیا۔ کہ شاید ان الفاظ کا کوئی اور اثر ہو۔ اس لئے ساتھ ہی لکھدیا۔ یہ شکایت نہیں صرف حکایت ہے۔ خوشی اور شوق سے سفر کیا گیا۔ الحمد للہ۔

اسلم صاحب

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم معہ بھائی خدا بخش صاحب پٹیالوی ضلع فرخ آباد کا دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ جنہوں نے کچھ دیہات کا دورہ تو طے کیا۔ اور کچھ کا علیحدہ علیحدہ اور قریباً چالیس دیہات کا چکر لگایا۔ اور ضروری حالات معلوم کئے۔ ان اصحاب نے بھی پوری محنت اور کوشش سے کام کیا۔ ماسٹر صاحب موصوف بھگوے کپڑے پہنے۔ ننگے سر اور ننگے پاؤں دورہ کرتے رہے۔ ان سے لوگوں نے بڑا اخلاص اور محبت ظاہر کی۔ اور دعا کی درخواست کی۔ مسلمان کہلانے والوں پر ان کا اتنا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے کہا۔ ہم نے کبھی ایسے مولوی نہیں دیکھے۔ جو ننگے سر اور ننگے پاؤں دن رات بھاگے پھریں۔ اور کسی پر کھانے پینے کا بھی بوجھ نہ ڈالیں۔ ضلع فرخ آباد کی تحصیل علیگڈھ کے ایک تھانہ دار کے متعلق جو آریہ ہے۔ ماسٹر صاحب کو معلوم ہوا۔ کہ شدھی میں بڑا حصہ لے رہا ہے۔

شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے

جناب شیخ یوسف علی صاحب۔ بی۔ اے نے ریاست بھرتپور اور علاقہ دستی کا دورہ کیا۔ اور متعدد گاؤں میں پھر کر معزز لوگوں کو پیش آمدہ خطرہ سے آگاہ کیا۔ جنہوں نے ہر طرح امداد دینے کا وعدہ کیا۔ بعض گاؤں کے لوگوں نے اپنے ہاں مدارس کھولنے کی تجویز پر خوشی کا اظہار کیا۔

جوان ہمت بڑھیا

ریاست بھرتپور کے ایک گاؤں اگرن کی اس جوان ہمت بڑھیا سے جو باوجود سخت ڈراتے دھمکانے کے اسے اپنے مذہب اسلام پر قائم ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے ۲۷ مارچ کو ملاقات کی۔ اس نے بتایا کہ مجھے ابھی تک دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کہ تمہارا پانی بند کر دیں گے۔ اسے تسلی دی گئی۔ وہ اپنے گاؤں میں مسجد بنانے کی تجویز کر رہی ہے۔ اس نے قادیان جانے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے کے متعلق بڑا اشتیاق ظاہر کیا۔ اس کی دو لڑکیاں بھی اپنے مذہب پر استقلال کے ساتھ قائم ہیں۔ جو ایک دوسرے گاؤں میں رہتی ہیں۔

بڑھیا مذکور کی فصل کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ لوگوں نے تعصب اور ضد کی وجہ سے کاٹنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور ابھی تک بغیر کٹے پڑی ہے۔ اسپر جناب چوہدری فتح محمد صاحب امیر وفد المجاہدین نے اسی وقت جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کو جو اس علاقہ کے انچارج ہیں۔ لکھا۔ کہ سب کام چھوڑ کر فوراً آپ اپنے آدمیوں کو ساتھ لیکر کاٹنا شروع کر دیں۔ اور اس کی حفاظت کا پورا پورا سامان کر دیں۔

اسی گاؤں کے ایک صاحب جس کا نام بھوری سنگھ ہے۔ اور جو با اثر آدمی ہے۔ اس نے ارادہ ظاہر کیا۔ کہ میں قادیان جاؤں گا۔ اور اپنے لڑکے کو اپنے خرچ پر پڑھنے کے لئے قادیان بھیجونگا۔

مولوی ظفر الاسلام صاحب

جناب شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم کے ذکر میں بتایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے بمع مولوی ظفر الاسلام صاحب اور مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے چند گاؤں کا دورہ کیا۔ ایک مقام پر شیخ صاحب سے الگ ہو کر جب مولوی ظفر الاسلام صاحب ایک گاؤں کو جانے لگے۔ جہاں آریوں نے لوگوں کو بہت بھڑکایا ہوا ہے۔ اور وہاں ان کے پرچارک بھی رہتے ہیں۔ تو ایک ملکانہ راجپوت جو پاس ہی ٹھہرا تھا۔ کہنے لگا۔ اجی صاحب وہاں مت جاؤ۔ وہاں آریہ لوگ رہتے ہیں۔ انہوں نے مدرسہ کھولا ہوا ہے۔ جب کوئی مولوی جاتا ہے۔ تو اسے لڑکوں سے پتھر اور روڑے مروائے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو اس کے پیچھے لگا کر ذلیل کیا جاتا ہے۔ اسپر شیخ صاحب نے کسی اور دوست کو لیکر وہاں جانے کا مشورہ دیا۔ لیکن مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں ارادہ کر چکا ہوں۔ خواہ کچھ ہو۔ ضرور جاؤنگا۔ اول تو خدا تعالیٰ مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھیگا۔ اور اگر کوئی تکلیف بھی پہونچی۔ تو اسے اپنی خوش قسمتی سمجھونگا۔ اور روانہ ہو گئے۔ خدا کے فضل و کرم سے کسی قسم کی شرارت نہ ظاہر ہوئی۔ ایک مسلمان ملکانہ سے گاؤں کی حالت دریافت کی۔ جس نے بتایا۔ کہ کچھ لوگ شدھ ہوئے ہیں۔ اور باقی یہ دیکھ رہے ہیں کہ شدھ ٹھاکر ان کے ساتھ مل کر کھاتے اور انہیں لڑکیاں دیتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو کوئی شدھ نہ ہوگا۔ اس کو آریوں کی چالبازیوں سے آگاہ کیا گیا۔ پھر شدھ شدہ لوگوں سے گفتگو ہوئی۔ جنہوں نے کہا ہم تو فائدہ اٹھانے کے لئے شدھ ہوئے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر پہلے کی طرح ہو جائینگے۔ پھر آریہ پرچارک سے بھی گفتگو ہوئی۔

مولوی صاحب ایک اور گاؤں میں گئے۔ چونکہ ان کا لباس رنگدار تھا۔ لوگوں نے ہندو سمجھا۔ اور

ان کے یہ پوچھنے پر کہ تمہاری کیا حالت ہے۔ کیا تم شدھ ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں اگر کچھ ملجائے۔ تو ہم شدھ ہو جائینگے۔ انہیں ہندو مذہب کی حقیقت بتائی گئی۔ جس کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ ہم ایسی قوم میں کبھی شامل نہ ہونگے۔

مولوی عبد القدیر صاحب

جناب مولوی عبد القدیر صاحب بی۔ اے نے ضلع مین پوری اور متھرا کا دورہ کیا۔ جس کے قریباً چالیس دیہات میں انہوں نے چکر لگایا۔ اور ۱۶ میل روزانہ کی اوسط سے پیدل سفر کرتے رہے۔ ایک دفعہ کھانے کا قطعاً کوئی انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے مسلسل ۲۹ گھنٹہ بھوکے رہے۔ اور اسی حالت میں سفر کو جاری رکھا۔ انہیں بھی خدا تعالےٰ نے لوگوں سے واقفیت پیدا کر کے گفتگو کرنے کا خوب ملکہ دیا ہے۔ جس سے بڑی عمدگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

سب احمدی مبلغین

یہاں چند اصحاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کی رپورٹیں حال میں پہنچی ہیں۔ آئندہ جوں جوں دوسرے اصحاب کی اطلاعیں پہونچینگی۔ ان کا بھی ذکر ہوتا رہیگا۔ مختصراً اتنا سمجھ لینا چاہیئے کہ تمام کے تمام اصحاب اپنے اپنے مفوضہ کام کو نہایت تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں اور اس علاقہ کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے خدمت دین کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کی کوششوں کو نتیجہ خیز کرے۔

متفرقات

آگرہ شہر میں ہماری تبلیغی کوششوں کا بفضل خدا خاص طور پر چرچا ہو رہا ہے۔ معززین شہر اور ملکانہ راجپوت جناب چوہدری فتح محمد خاں صاحب سے ملاقات کیلئے تشریف لاتے۔ اور فتنہ ارتداد کے متعلق مشورہ کرتے۔ اور مفید ہدایات لیتے ہیں۔ ہمارے خلاف لوگوں کا تعصب دن بدن کم ہو رہا ہے۔ اور عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ یہ فتنہ جماعت احمدیہ ہی دور کریگی۔ خدا تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ تاکہ ہم اس کام کو لوگوں کی امیدوں سے بڑھکر کریں۔ جناب چوہدری صاحب دن رات مبلغین کی رپورٹیں سننے۔ نئی ہدایات دینے اور سب مقامات کی حالت معلوم کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

ان احمدی نومسلم اصحاب نے جو اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ ہندی بھاشا کا ایک اشتہار شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے "سچ کی پکار" اور ملکانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے۔ کہ آریوں کا یہ کہنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ کہ راجپوتوں کے آباو اجداد کو زبردستی مسلمان بنایا گیا تھا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت کو دیکھکر اسی طرح خود بخود مسلمان ہوئے تھے۔ جس طرح ہم لوگ اس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ اگر کوئی آریہ اسلام پر کسی قسم کا اعتراض کرے تو ہمیں اطلاع دیجائے۔ ہم اس کے ساتھ اسلام کی صداقت پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ایک اور دو ورقہ اشتہار اردو اور بھاشا میں آریوں کو دعوت مقابلہ کے متعلق شائع کیا گیا ہے۔ جس میں بڑے زور سے آریوں کو گفتگو کرنے کی طرف بلایا گیا ہے۔ ایک اشتہار دستی پریس میں چھاپکر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں بانی آریہ سماج سوامی دیانند صاحب کے متعلق پنڈت لیکھرام کا فتویٰ پیش کیا گیا ہے۔ سوامی صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے "بھلا یہ کوئی بات ہے۔ کہ قرآن کی سورتوں سی اور سورتیں نہ بن سکے۔ کیا اکبر بادشاہ کے وقت مولوی فیضی نے ایک بے نقط قرآن نہیں بنا لیا تھا"

مگر پنڈت لیکھرام کلیات آریہ مسافر میں لکھتے ہیں "برہمنوں کی نسبت الہامی ہونے کا دعویٰ ایسا ہی بے بنیاد ہے جیسا کہ فیضی کی بے نقط کتاب سواطع الالہام کو فیضی کا قرآن جاننا حالانکہ سوائے چند جہلا کے کوئی عالم اس کا قائل نہیں"

فتوےٰ بالکل صاف ہے۔

بیرونی اخباروں کو ضروری اور اہم واقعات کے متعلق اطلاعات باقاعدہ بھیجی جاتی ہیں۔

جماعت احمدیہ آگرہ

آگرہ کے احمدی احباب ہر طرح مدد دے رہے ہیں۔ بعض نمازوں میں شامل ہونے کیلئے دور دور سے تشریف لاتے ہیں۔ اور بابو عبد الحق صاحب کلرک دفتر آب ہوا تو کئی دن سے اپنا سارا وقت دار التبلیغ کی ضروریات مہیا کرنے اور دوسرے انتظامات میں لگاتے ہیں۔ اور نہایت اخلاص اور محبت سے کام کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سب احباب کو جزائے خیر دے۔ جناب بابو محمد اقبال صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ آگرہ نے تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے بطور مبلغ کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

خاکسار:- غلام نبی احمدیہ دار التبلیغ ہینگ کی منڈی۔ آگرہ

قصبہ انور ضلع متھرا کے صحیح حالات

آریہ صاحبان ملکانوں کو مرتد کرنیکے لئے ایک بڑا ہتھیار جو استعمال کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہیں کہتے ہیں ہندو ٹھاکر تمہیں اپنی برادری میں ملانا چاہتے ہیں۔ مگر ضلع متھرا کے ایک گاؤں میں جس کا نام انور ہے۔ لوگوں کو جمع کر کے جب شردھانند صاحب نے یہ بات کہی اور ایک شخص کو جس کا نام کسے ٹی ہے۔ اور جو اردگرد کے قریباً بیس دیہات کا چودھری ہے۔ پیش کر کے کہا کہ یہ ٹھاکر صاحب آپ لوگوں کو اپنی برادری میں ملانے کیلئے تیار ہیں۔ تو اس شخص نے کھڑے ہو کر کہدیا۔ کہ میں اس کیلئے تیار نہیں ہوں جب تک سب دیہات کے لوگوں سے مشورہ نہ کر لوں۔ اور اسی وقت مجمع سے اٹھکر چلا گیا۔ بعض سرکردہ مسلمان ملکانوں نے بھی شدھی کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس طرح مجمع درہم برہم ہو گیا۔ اور لوگ ادھر ادھر جانے لگے۔ اس وقت ہمارے جو مبلغ وہاں موجود تھے۔ وہ بھی چلے آئے اور اس وقت کی حالت کو مدنظر رکھکر اطلاع دیدی گئی۔ ان سے یہ بے احتیاطی ضرور ہوئی۔ کہ آخیر وقت تک وہاں نہ ٹھہرے اور اس وجہ سے غلطی واقع ہوئی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آریوں نے اس گاؤں کی نسبت جو اعلان کیا ہے۔ وہ جھوٹ اور مبالغہ سے پر ہے۔ جیسا کہ پرتاپ اور کیسری ۲۶ مارچ میں جو تار چھپا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اس گاؤں کے "۳۰۰ خاندان جو قریباً ۱۵۰۰ اشخاص پر مشتمل تھے۔ شدھ کئے گئے" حالانکہ اس سارے گاؤں کی آبادی بھی ۱۵۰۰ نہیں ہے۔ اور ملکانوں کے بہت سے گھر ایسے ہیں۔ جو شدھ نہیں ہوئے۔ ان کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی آباد ہیں۔ ممکن ہے آریوں کے نزدیک غلط بیانی بری نہ ہو۔ کیونکہ وہ دن بدن اس میں ترقی کر رہے ہیں۔ لیکن ہماری اطلاع میں جو بے احتیاطی ہوئی۔ اس کا ہمیں افسوس کے ساتھ اعتراف ہے۔

اس گاؤں میں مسجد موجود ہے۔ اور ایک ملکانہ راجپوت گھنشیام خاں صاحب پنشنر جاگیردار جو بااثر آدمی ہیں ہمارے مبلغوں کے ساتھ باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور چودھری بھوجی صاحب نمبردار بھی شدھ نہیں ہوئے جنہیں آریہ مقدمہ دائر کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

خاکسار: فتح محمد سیال۔ ایم۔ اے۔ امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ آگرہ

خطبہ جمعہ

خدا کی مدد پر بھروسہ کرو اپنے مناقشات کو چھوڑ دو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

۲۳ر مارچ ۱۹۲۳ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پہلے تو میں اس امر کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ وہ رَو جو تحریک چندہ مسجد برلن کے متعلق عورتوں میں پیدا ہوئی تھی۔ یعنی عورتیں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہونے لگی تھیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک جاری ہے۔ اب تک قریباً چالیس عورتیں بیعت کر چکی ہیں۔ ابھی ایک مہینہ اور اس چندہ کا باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ (اسوقت خطبہ کے دوران میں ایک شخص بولا۔ حضور نے فرمایا کہ خطبہ میں بولنا منع ہے جب تک کسی کو بلایا نہ جاتے بولنا منع ہے) سے امید ہے کہ اس تعداد میں ترقی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے سلوک کا جو ہم سے ہے۔ اور اوروں سے ہے۔ اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک دوست نے بتایا کہ جب مولوی صاحبان اپنے خیال میں قادیان پر دھاوا کر کے آنے کو تھے۔ تو امرتسر میں ان لوگوں نے جلسہ کیا۔ اور پھر مولوی صاحبان گھروں پر چندہ مانگنے گئے۔ جب بعض جگہ چندہ دینے سے انکار ہوا۔ تو ان مولویوں نے کہا کہ تمہاری غیرت کو کیا ہوا۔ تمہارے پاس تمہارے مولوی چندہ لینے آتے ہیں۔ اور تم انکار کرتے ہو۔ اور احمدیوں کی عورتیں آتی ہیں۔ پھر تمہاری عورتیں ان کے پاس چندہ لیکر جاتی ہیں اور وہ کہتی ہیں۔ کہ تم احمدی نہیں ہو۔ وہ کہتی ہیں کہ تم چندہ لے لو۔ ہم احمدی بھی ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم کس چیز کے لئے چندہ مانگتے ہو۔ وہ کس چیز کے لئے؟ وہ اشاعت اسلام کے لئے چندہ مانگتے اور تم فتنہ کے لئے مانگتے ہو۔

اس کے بعد میں جماعت کو اس عظیم جنگ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو ہندوستان میں جاری ہوئی ہے ملکانہ قوم میں کام کرنے کے لئے اسوقت پچیس ۲۵ کے قریب ہمارے بھائی پہنچ چکے ہیں۔ وہ جن سے مقابلہ ہے۔ ان کے اثر کو زائل کرنا اور ان کے دلوں کو صاف کرنا اور پھر اسلام میں لانا۔ بڑا کام ہے۔ کیونکہ ہماری تعداد ان کی تعداد کے برابر نہیں۔ وہ پچیس کروڑ ہیں۔ ہم چند لاکھ ہیں۔ سو سو کے مقابلہ میں بھی ایک ایک آدمی نہیں آتا۔ ایسی قلیل جماعت کیسے مقابلہ کر سکتی ہے۔ علاوہ کثرت کے ان کے حق میں ایک بات یہ بھی ہے۔ کہ ان لوگوں کا گھر ہے۔ ہمارے مبلغ جو جا رہے ہیں۔ وہ کالے کوسوں سے جاتے ہیں۔ مقامی حکام کو جو ہمدردی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی انہی لوگوں سے ہو سکتی ہے۔ وہ رعایت کرینگے تو انہی کی کرینگے۔ اور لحاظ کرینگے تو ان کا۔ پس ان حالات میں ایسے لوگوں سے مقابلہ جو ہم سے ہزاروں گنا طاقتور ہیں۔ کوئی معمولی بات نہیں۔

پھر جن لوگوں کے لئے گئے ہیں۔ ان میں پہلے سے ہندوانہ رسوم تھیں۔ گویا وہ آدھے ہندو تھے۔ اور آدھا رستہ پہلے ہی طے کئے ہوئے تھے۔ اب ان کے لئے چند قدم اٹھانے کی بات ہے۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ اسلام سے دور ہوتے ہیں۔ ہندو راجاؤں کے مظالم نے ان کو اسلام سے دور کیا۔ یہ وہ قومیں ہیں۔ جو پہلے حملے کے وقت اسلام میں داخل ہوئیں۔ یعنی جب شروع میں ایک ایک مسلمان یہاں آکر پھیلے ہیں۔ اور انہوں نے تبلیغ کی۔ اور اس کے اثر سے میوات کے علاقہ میں ہندو لوگ مسلمان ہوتے ہیں۔ بعد میں متعصب ہندو راجاؤں نے ان پر ظلم و جبر کر کے ان کو جبراً ہندو رسوم کا عادی بنایا ہے۔ جیسے برتھی راج وغیرہ۔ دل پر کسی کا جبر نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ اندر سے مسلمان تھے اور ان پر ہندو راجاؤں کی طرف سے ظلم و جبر ہوا۔ اس کے زیر اثر انھوں نے ظاہری شکل میں کچھ ہندو پن قبول کر لیا تھا۔ پہلے تو محض ظلم و جبر کے نتیجہ میں یہ بات تھی۔ پھر عادتاً ان میں یہ باتیں رائج ہو گئیں۔ ادھر مسلمانوں سے یہ غفلت ہوئی۔ کہ گو وہ دل سے مسلمان تھے۔ اسلام کی باتیں بھی ان میں تھیں۔ مگر جو رسوم ان میں ہندوانہ جبراً لائی گئی تھیں۔ ان کو دور کرنے اور مٹانے کی کوشش اور فکر نہ کی گئی۔ بلکہ الٹا یہ ہوا۔ کہ چونکہ ان میں علم نہ تھا اس لئے ہندوؤں نے یہ بات ان میں مشہور کرنا شروع کی کہ تم لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے۔ اس ہو کے میں ہزاروں ہندو ہو گئے ہیں۔ اور کچھ بننے کے لئے تیار ہیں۔

غرض ہندوؤں کو ہمارے مقابلہ میں چند باتیں حاصل ہیں (۱) وہ زیادہ ہیں ہم کم ہیں (۲) ہم باہر سے جاتے ہیں وہ وہیں کے رہنے والے ہیں (۳) وہاں کے لوگوں کو حکام کو ان سے ہمدردی ہے (۴) مال و دولت جو ان کی پشت و پناہ ہے۔ ہمارے پاس نہیں (۵) ملکانہ مسلمانوں کے بعض علاقے ہندو ریاستوں میں ہیں۔ ان ریاستوں نے حکومت و ریاست کے فرائض و حقوق کو بھلا کر ایسا ظاہر کیا ہے۔ گویا وہ پنڈتوں کا علاقہ ہے۔ اور شاہی فرائض کو فراموش کر دیا ہے اورنگ زیب پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ اس نے جبراً اسلام پھیلایا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ اقوام تین سو برس قبل اسلام میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور یہ تاریخ کا بیان ہے۔ کیا اورنگ زیب کو خدائی حاصل تھی۔ کہ پیدائش سے بھی تین سو برس پہلے اس نے جبراً ان اقوام کو مسلمان بنا لیا تھا۔ یہ قومیں ۱۲۶۵ء میں مسلمان ہوئی ہیں۔ اور اورنگ زیب سترھویں صدی میں ہوا ہے

ہندوؤں کو اپنی ہندو حکومتوں کی بھی امداد حاصل ہے۔ علاوہ اس کے ہمارے لئے ایک اور مشکل ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس کام کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ وہ بجائے جمع کرنے کے اس وقت اس فکر میں ہیں۔ کہ اس کام سے کس کس کو علیحدہ کریں۔ چنانچہ لاہور میں ایک انجمن بنی ہے۔ اسمیں

ایک صاحب نے رائے دی۔ کہ اس انجمن کے وہ لوگ ممبر نہیں ہو سکتے۔ جو دوسروں کو کافر کہیں تعجب کی بات ہے کہ اسوقت بھی یہ لوگ اسی فکر میں ہیں کہ کس کس کو نکال دیں۔ حالانکہ یہ وقت تھا کہ یہ سوچا جاتا ہے۔ کہ کس کس طرح جمع کر سکتے ہیں ایسی تجویزوں سے سوائے اس کے کہ شقاق بڑھے اور کام کے راستہ میں روکاوٹ پیدا ہو۔ اور طاقت اور خرچ اس طرف بھی صرف ہو۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہمارے مقابلہ میں مکاری اور فریب اور دھوکے سے بھی کام لیا جا رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ حق غالب ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات ایک وقت حق پوشیدہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔ غرض ہمارے راستہ میں بہت سی ظاہری مشکلات ہیں۔ لیکن ان سب مشکلات کے مقابلہ میں ہمارے ساتھ ایک اللہ ہے۔ اور اسی کے فضل کو جذب کر کے ہم فتنہ کو دور کر سکتے ہیں۔ لیکن خدا کا فضل اندرونی اصلاح سے جذب ہوتا ہے۔

جب ایک کام کا فیصلہ ہو جائے۔ اسوقت نیت اور ارادہ کو درست کر لیا جائے اور پھر پختہ عہد قربانی کا کر لیا جائے۔ پھر باوجود اس کے کہ ہمارے پاس سامان نہیں۔ مال و دولت نہیں۔ پھر اللہ کے فضل سے ہم فاتح اور کامیاب ہوں گے۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم کیا ہیں۔ اگر ہم اس بات پر غور کریں۔ تو ایک گھنٹہ میں پاگل ہو جائیں بلکہ ہمیں یہ دیکھنا اور سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم کچھ بھی نہیں۔ ہاں خدا کیا ہے۔ اور وہ کیا کر سکتا ہے ہمارا خدا مالک ہے۔ واسع ہے۔ مقلب القلوب ہے۔ عزیز ہے۔ کوئی ذرہ نہیں جو اس کے قبضہ میں نہ ہو۔ رب ہے۔ سمیع ہے۔ بصیر ہے حافظ بھی ہے۔ نصیر ہے۔ جب ہم ایسے آقا کے غلام ہیں۔ پھر ہمیں گھبراہٹ ہو سکتی ہے؟ دنیا کی حکومتیں اگر ہمیں مٹانا چاہیں تو ہم نہیں مٹ سکتے۔ کیونکہ ہمیں خدا کی نصرت حاصل ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ دلی کے کسی بزرگ سے ایک بادشاہ ناراض ہو گیا۔ مگر وہ سفر پر جا رہا تھا۔ اس نے کہا کہ آ کر سزا دوں گا۔ جب بادشاہ کی واپسی کا وقت ہوا۔ تو مریدوں نے عرض کیا کہ بادشاہ آتا ہے۔ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ انھوں نے کہا کہ ہنوز دلی دور است۔ آخر چلتے چلتے جب بادشاہ کے شہر میں داخلہ کا دن آ گیا۔ تو پھر ان سے عرض کیا گیا۔ اور انھوں نے یہی کہا کہ ہنوز دلی دور است۔ چنانچہ جب بادشاہ شہر میں داخل ہونے لگا۔ تو دیوار اس پر گر پڑی اور اس کا وہیں خاتمہ ہو گیا۔

وہ ایک درویش تھے۔ ان کے مقابلہ میں ایک بادشاہ تھا۔ مگر درویش کی مدد پر اللہ تھا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضور دوپہر کے وقت جنگل میں تھے۔ درخت کے نیچے سو گئے۔ صحابہ بھی اِدھر اُدھر سو گئے۔ ایک دشمن آیا اس نے آپ کو پہچان لیا۔ اور آپ کی تلوار جو درخت سے لٹک رہی تھی۔ اُتار کر نیام سے نکال لی۔ اور کہا۔ کہ اب تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ تو آپ کے لبوں سے اللہ کا لفظ نکلا۔ گویا کہ وہ ایک بجلی کی رَو تھی۔ جو اس کے جسم کے ریشہ ریشہ میں داخل ہو گئی۔ اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اور پھر آپ نے تلوار اُٹھا لی۔ اور فرمایا کہ بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ آپ کا منشاء تھا۔ کہ اس نے اب سبق حاصل کر لیا ہے۔ ایسا ہی کہے گا۔ لیکن اس نے کہا کہ آپ ہی رحم کریں آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔ پس اسوقت آپ کو بچانے والی کونسی چیز تھی۔ وہ اللہ تھا۔ جس کے قبضہ میں ہر ذرہ ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک مقدمہ تھا۔ ہندو مجسٹریٹ تھا۔ اسپر ہندوؤں کی طرف سے زور ڈالا گیا۔ کہ کچھ نہ کچھ سزا ضرور دینی چاہیئے۔ اس مجسٹریٹ نے وعدہ بھی کر لیا تھا۔ اتفاق سے ایک غیر احمدی کو معلوم ہو گیا کہ وہ یہ ارادہ رکھتے ہیں۔ گو وہ مخالف تھا۔ مگر اسلام سے محبت کے باعث اس کی غیرت نے تقاضا کیا۔ کہ وہ اطلاع دے دے۔ اس نے احمدیوں کو اطلاع دی۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بات معلوم ہوئی۔ تو آپ لیٹے ہوتے تھے۔ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ کیا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈالنا آسان ہے۔ چنانچہ وہ آپ کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکا۔ یہ خدا کی طاقت تھی۔ جس نے آپ کے دشمنوں کو آپ پر غلبہ پانے سے روکا۔ اور جس کے ساتھ خدا کی نصرت اور تائید شامل حال ہو۔ وہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب انسان ایک کام کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو ایک نیت کرتا ہے۔ اور اس نیت کی ایک علامت بھی ہوتی ہے۔ ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی نیت کرنی ہوتی ہے اور اس کی علامت ہے۔ اگر ایک بچہ ڈوب گیا ہو۔ اور ایک شخص کنوئیں کے کنارے پر کھڑا ہو۔ اور پھر کہے کہ میری نیت تھی کہ میں اس کو بچاؤں۔ مگر کپڑے نہیں اتارے ہوئے تھے۔ اگر اس کے دل میں نیت ہوگی تو وہ فوراً کوئی ذریعہ استعمال کرے گا جس سے وہ بچہ ڈوبنے سے بچ جائے

.. ..

.. ..

.. ..

.. ..

پس اگر ایک شخص کی نیت کسی کام کرنے کی ہو تو وہ اس کام کے کرنے کے سامان بھی کرتا ہے۔

جب تک سامان نہ کرے تو پتہ نہیں لگ سکتا کہ اس کی نیت ہے کہ نہیں۔ اور جتنا بڑا کام ہو اس کے لئے اتنی قربانی کرتا ہے۔ اگر ادنیٰ ہو تو ادنیٰ۔ جب بڑے دشمن سے مقابلہ پیش ہو۔ تو چھوٹے دشمنوں کی پرواہ نہیں کی جاتی اس وقت زید بکر کی لڑائیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ وہ بڑے دشمن کے مقابلہ کیلئے تیار ہے مگر حالت اس کی یہ ہے۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی ذاتی لڑائیوں کو نہیں چھوڑتا تو کیسے یقین ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بڑے دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔

افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں ایک حصہ ہے۔ جو خطرناک جنگ کو دیکھتے ہوئے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کو نہیں چھوڑتا۔ ایک لوگ تو وہ ہیں جو اپنا مال قربان کرتے ہیں۔ اپنے آرام و اطمینان کو چھوڑتے ہیں۔ کہ خدمت دین کریں۔ مگر ان لوگوں کو کیسے خدمت کے لئے تیار سمجھا جائے جو زید و بکر سے جنگ میں مصروف ہیں۔ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ ان کو کیسے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بڑی قربانی کرینگے۔ جبکہ وہ چھوٹی چھوٹی چند روپیہ کی قربانی نہیں کر سکتے۔ کیا وجہ ہے کہ خدا کے دین کی حالت خطرناک ہے۔ اور وہ اپنے ذاتی جھگڑوں کو نہیں چھوڑتے یہ وہ فریق ہے جو جماعت کے ماتھے پر داغ ہے۔ اس کو جسقدر جلد مٹایا جائے اچھا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ حمیت اسلام کے مدعی ہوں۔ وہ کہتے بھی ہیں کہ ہمیں اسلام سے محبت ہے۔ مگر وہ بڑی قربانی کیا کرینگے۔ جب وہ بھائی بھائی ہو کر لڑتے ہیں۔ اگر اسلام کا خطرہ ان سے چند پیسے کے خطرے کو نہیں بھلوا سکتا تو ان کو اسلام کی حالت پر کیا ہے۔

اگر ایک باپ اپنے بیٹے کو ڈوبتا دیکھے تو وہ کروڑوں روپوں کو پھینک دیگا۔ تاکہ اپنے بچے کو بچا سکے۔ لیکن جب ایک باپ کی محبت اپنے بچے کیلئے اتنی ہے اور وہ اس کو بچانے کے لئے اتنی قربانی کرتا ہے۔ تو وہ لوگ جو اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ جب دیکھیں کہ اسلام کی یہ حالت کب کسی چیز کا خیال کر سکتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو اسلام سے محبت ہو تو وہ ضرور ان ذاتی جھگڑوں کو بھول جائیں۔ اور ان کے سامنے ایک ہی دشمن رہے جس شخص کی یہ حالت نہیں ہوتی اس کے متعلق معلوم ہو گا۔ کہ اس کا محبت اسلام کا دعوے جھوٹا ہے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کو سمجھانے کے لئے ان سے عملی نفرت سے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ یا تو ان باتوں کو چھوڑ دیں۔ یا ہم سے جدا ہو جائیں۔ ان کی اصلاح کا یہی ذریعہ ہے کہ باقی بھائی ان کے افعال سے نفرت کا اظہار کریں۔ جب تک وہ لوگ ہم میں سے کہلاتے ہیں ہم ان کو مجبور کریں گے۔ کہ وہ اس روش کو چھوڑیں۔ جب وہ ہمارا کہنا چھوڑ دینگے۔ تو ہم ان سے کچھ نہیں کہینگے وہ لوگ جماعت کو بدنام کرتے ہیں۔ ان کو سزا دی جائے۔ یا وہ اس طریق کو چھوڑ کر ہم سے ملکر رہیں۔ یا علیحدہ ہو جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل سے بولنا منع نہیں فرمایا۔ مگر ان لوگوں سے بولنے سے ممانعت کی جو مسلمان کہلاتے تھے۔ جن کا آپ سے تعلق تھا۔ کہ انہوں نے مسلمان کہلاتے ہوئے ایسا افعال کا ارتکاب کیا۔ اسی طرح یہ لوگ جو اپنے جھگڑوں کے باعث جماعت کی بدنامی کا موجب ہو رہے ہیں۔ ان کو ہم سے الگ ہو جانا چاہئے۔ یا اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے جماعت سے ملکر کام کرنا چاہئے۔ جو جماعت کو درپیش ہے۔ وہ اپنے اعمال و حرکات سے اس کا ثبوت دیں۔ اپنے جھگڑوں کو بھول جاؤ۔ تب ثابت ہو گا کہ تم خدا کے دین کی مدد کرنے کیلئے تیار ہو۔ ہمارا مقابلہ تو محکوم لوگوں یا محکوم رہ چکے ہستوں سے ہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ان سے تھا۔ جو آزاد تھے۔ وہ صاحب حکومت تھے۔ مگر انہوں نے رسول کریم صلعم کو کیا نقصان پہنچایا۔ بلکہ جو آپ کو مٹانا چاہتے تھے۔ مٹا دیئے گئے اور وہ پتھر جس کو معماروں نے رد کیا وہ عمارت کا آخری پتھر ہوا۔ جو اس پر گرا وہ بھی چور چور ہوا اور جس پر وہ گرا وہ بھی چور چور ہوا۔ پس تم خدا کی مدد پر بھروسہ کر کے تم میں سے بعض کے جو آپس میں جھگڑے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو۔ زبردست دشمن کے مقابلہ میں خدا سے نصرت طلب کرو۔ تم اپنا زور لگاؤ۔ باقی مدد خدا سے آئیگی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو صاف کرے اور اپنی محبت سے بھرے۔ اور ہم خدا کیلئے محبت اور اخلاص ہو اور اسکی محبت ذاتی غرض کے آگے سب چیزیں ہیچ ہیں۔

آریوں کا ظلم و ستم غریب مسلمانوں پر

اگرچہ اس علاقہ کے مسلمان راجپوت جو ملکانے کہلاتے ہیں۔ ہندوؤں کے ظلم و ستم کے نیچے پہلے ہی دبے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کی جائدادوں پر ہندو ٹھاکروں نے قبضہ کر کے انہیں قلاش بنا رکھا ہے۔ اور اسی حالت سے فائدہ اٹھا کر اب ان کو شدھ کیا جا رہا ہے۔ لیکن شدھی کے سلسلہ میں ان بے چاروں کی حالت بہت ہی دردناک ہو گئی ہے۔ جس کے متعلق دو تازہ واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

کل ایک غریب ملکانہ عورت کیسری نام سورج پور ضلع آگرہ کی رہنے والی احمدیہ دار التبلیغ آگرہ میں اپنی پر درد داستان سنانے کے لئے آئی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہندو ساہوکار نے اس کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس حد تک تنگ کر رکھا ہے۔ کہ وہ اپنا مکان بھی چھوڑنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ اس قدر تنگ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب پر استقلال سے قائم رہنا چاہتی ہے۔ اور مسجد تعمیر کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔

۲۔ ضلع اٹاوہ کے رہنے والے ایک شخص شادی لال کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ معزز برہمن خاندان کا فرد اور موضع تریا کا باشندہ ہے۔ جو تھوڑا ہی عرصہ قبل پرجوش آریہ سماجی اور شدھی سبھا کا ممبر تھا۔ آریہ سماج کے رجسٹروں میں اس کا نام اور چندہ درج ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ وہ آریہ سماج سے علیحدہ ہو گیا۔ اور پھر مسلمان ہو گیا۔ آریوں نے اس کو شدھ کرنے کے لئے حد سے زیادہ کوشش کی۔ اس کی شدھی کیلئے ایک جلسہ بھی کیا۔ لیکن وہ ان کے قابو میں نہ آیا۔ اس پر اسے گالیاں دی گئیں۔ مارا پیٹا گیا۔ ایک ہندو کے ہاں اس کا کچھ سامان تھا۔ وہ اس نے دبا لیا۔ حسن اتفاق سے وہ سید ھا صادق حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ کے پاس پہنچ گیا۔ اور اسطرح آریوں کے ظلم سے اس نے چھٹکارا حاصل کیا۔

یہ بیسیوں واقعات میں سے بطور نمونہ صرف دو بیان کئے گئے ہیں۔ کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے کہ اسلام کیطرف منسوب ہونے کی وجہ سے جن لوگوں کو آریہ اس طرح تنگ کر رہے ہیں۔ ان کی مدد کریں۔ اس کیلئے ہر قسم کی امداد کی اطلاع ذیل کے پتہ پر چوہدری فتح محمد خاں سیال ایم۔اے امیر وفد المجاہدین ہینگ کی منڈی آگرہ۔

یکم اپریل ۱۹۲۳ء

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نیلام اراضی چاہات نیائیں واقعہ رقبہ جالندھر شہر

۱- جالندھر کے چاہات کی اراضی ملکیت سرکار ریاست کپورتھلہ جسمیں نہایت اعلیٰ قسم کی قیمتی سبزیاں اور ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ نیلام کیجائیگی۔ چاہات جاری اور نہایت عمدہ حیثیت کے ہیں۔ بلحاظ پیداوار و آمدنی نہایت نفع بخش ہیں سرمایہ کو بہترین نفع بخش کاروبار میں لگانے کا نہایت عمدہ موقع ہے۔ تفصیل ذیل ہے۔

نمبر	نام چاہ	رقبہ	چاہی	غیر مزروعہ	کیفیت	[illegible]
۱	چاہ سدو والہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	بشرح پرتہ دیر	
۲	نواں چاہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	"	
۳	رعلاں والہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	
۴	باریاں والہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	"	
۵	تیاداں والہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	"	
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	

یہ چاہات متصل کوٹھی راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب واقعہ ہیں۔ سوائے چاہات نمبر ۲ نمبر ۴ کے باقی یکجا ہیں۔

۲- اراضی زیر نیلام ہر قسم کے بار کفالت سے مبرا ہے۔

۳- املاک کمیٹی حقوق ملکیت کامل رقبہ چاہات مذکور بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۲۳ء / ۳ ربیاکھ سنہ ۱۹۸۰ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام چاہ نمبر ۱ سدو والہ نیلام کریگی۔

۴- چاہات کی بولیاں یکجائی کل رقبہ کے لئے یا چاہوار مشترکاً یا منفرداً ہو سکتی ہیں۔

۵- کمیٹی کسی بولی کے منظور کرنے پر مجبور نہ ہوگی۔

۶- آخری بولی دہندہ سے منظوری خاتمہ بولی پر زر نیلام رقبہ نیلام شدہ کا چہارم اسی وقت وصول کیا جائیگا۔ باقی ۳/۴ ایک ہفتہ کے اندر داخل ہونا چاہئیے۔ دخل کل زر نیلام کی وصولی پر دلایا جائیگا۔ صرف رجسٹری بذمہ خریدار ہوگا۔ بصورت عدم وصولی بیشگی زر چہارم یا بقیہ نیلام اوّلی فسخ ہوگی۔ اور بیشگی ضبط ہوگی۔ اور مکرر نیلام میں رقم اگر سابقہ بولی سے بڑھجائے تو اس بیشی کی حقدار سرکار ہوگی۔

۷- اگر اس کے متعلق کوئی مزید حالات دریافت کرنے کی ضرورت ہو۔ تو صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی ریاست کپورتھلہ سے دریافت کر سکتے ہیں۔

نوٹ: تحریری درخواستیں بھی نیلام کے متعلق صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کے پاس بھیجی جاسکتی ہیں۔ لیکن جو صاحب دور فاصلہ پر ہوں۔ ان کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ وہ اپنی کسی مختار مجاز کو بھی معاملات طے کرنے کیلئے بھیجدیں۔ کاغذات خسرہ و شجرہ اراضی زیر نیلام موقعہ پر ملاحظہ ہو سکتے ہیں۔

المشتہر

سید عبد المجید آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کپورتھلہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب پی سی ایس سب جج بہادر درجہ چہارم زیرہ

ضلع فیروزپور

نالش دیوانی ۱۲۹۲ بابت ۱۹۲۲ء

الیشہ ولد میا ذات چمار ساکن داؤدھر تحصیل موگا مدعی

بنام

بھجا ولد منگت ذات چمار ساکن رہانہ جٹاں تحصیل پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ مدعا علیہ

دعوےٰ دو سو روپیہ بابت واپسی امانت

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ صدر میں بیان حلفی و درخواست مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۴ مئی بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ ہذا کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲۴ ... بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی

موتیوں کا سرمہ

شاہی حکیم حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول جو کہ علم طب کے بادشاہ تھے "یہ موتیوں کا سرمہ" آپ کا مجرب ہے اور آپ سفر و حضر میں اسی سرمہ کا استعمال رکھتے تھے غبار آنکھ خشک و تر۔ ضعف بصر۔ پھولا۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ سفیدی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال کھجلی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کیلئے یکساں مفید ہے۔ اگر حسب ترکیب ایک ہفتہ کے لگاتار استعمال سے کسی صاحب کو کچھ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ شہادت پر سرمہ واپس لیکر قیمت ہو واپس دی جاویگی۔ تاکہ امیر و غریب اس تحفہ بے بہا سے یکساں فائدہ اٹھاسکیں۔ قیمت صرف ۱ روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ یہ ایک تولہ سال بھر کے لئے مفید ہے۔ ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ اخبار نور قادیان (ضلع گورداسپور)

انجینرنگ اسکول

لدھیانہ سے پشاور میں آکر کالج بن گیا

جنوری ۱۹۲۳ء سے اس درسگاہ کو باجازت لوکل گورنمنٹ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کیا گیا۔ بہت سے انجینیروں نے کالج ہذا کا معائنہ فرما کر تحریر فرمایا کہ یہ کالج ہر طرح سے گورنمنٹ کی سرپرستی کا مستحق ہے۔ چنانچہ جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے ماسوائے مالی امداد کے ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا۔ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر ملٹری ورکس آف انڈیا نے کالج ہذا کا معائنہ فرما کر تحریر فرمایا کہ اس کالج کے طلباء ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔ کالج کی ورکشاپ میں طلباء کو مفت کام سکھایا جاتا ہے سال گذشتہ میں ایک سو طلباء اوورسیر و سب اوورسیر کلاس میں داخل ہوئے تھے۔ کالج کا اسٹاف نہایت قابل اور تجربہ کار مقرر کیا گیا ہے۔ ملازم شدہ طلباء کی فہرست افسیروں کے معائنے کی نقلوں اور پراسپکٹس سب انجینیر اوورسیر و سب اوورسیر کی مکمل فیس ۲ آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

سکرٹری سول انجینیرنگ کالج پشاور

علاقہ ملکانہ کی خبریں

آریہ اخبارات سے

بھارتیہ شدھی سبھا آگرہ کا اعلان جنرل سکرٹری بھارتیہ ہندو سبھا نے اعلان کیا ہے کہ ۲۸ مارچ تک ۲۰ دیہات میں ۷ ہزار اشخاص کو شدھی کیا جا چکا ہے۔ جو ملکانے ابھی شدھ نہیں ہوئے ان کے ساتھ اس وقت تک کہ وہ شدھ نہ ہو جائیں۔ روٹی بیٹی کے تعلقات منقطع کر دیئے گئے ہیں (صاف ظاہر ہے کہ جبراً مرتد کیا جا رہا ہے۔)

ساڑھے چار لاکھ نہیں ایک کروڑ سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ ملکانہ راجپوتوں کی تعداد ساڑھے چار لاکھ جو آریہ سماج کی طرف سے بتائی جاتی ہے۔ یہ محض مغالطہ ہے۔ فی الاصل زیر فتنہ ارتداد ایک کروڑ ہے۔ آج ۷ اپریل کے پرتاپ میں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ لالہ بنواری لال کے قلم سے ایک مضمون نکلا ہے۔ کہ ریاست بھرت پور اور اس کی تحصیلات × × × × اور ضلع آگرہ۔ ضلع متھرا۔ ضلع گوڑگانواں کے مواضعات میں کل ملا کر ایک کروڑ سے کسی طرح کم نہیں ہونگے۔

آریہ سماج کا پروپاگنڈا آریہ تمام ہندو دوں بلکہ سکھوں کو بھی اس فتنہ ارتداد کے بڑھانے کیلئے اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ بنارس میں بھارت منڈل کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا ہے جس کے صدر مہاراجہ دربھنگہ تھے۔ اسمیں فتنہ ارتداد کی حمایت کی گئی اور آریوں نے مسلمان راجپوتوں کو ہندو بنا کر ہندو دھرم میں داخل کرنے پر مہر تصدیق کی۔ (حالانکہ اس سے پہلے سناتنی کبھی یہ جائز نہ سمجھتے تھے)

۲۔ خالصہ سبھا ضلع لائل پور نے سوامی شردہانند سے درخواست کی ہے کہ اجازت دیں تو آپ کی حفاظت کیلئے ایک اکالی جتھہ روانہ کیا جائے۔ (غالباً ہمارے سکھ بھائی دیانند کی وہ تحریر بھول گئے جو بابا گرو نانک کی نسبت ستیارتھ پرکاش میں درج ہے)

۳۔ سوامی شردہانند کا تار ہے کہ تمام پنجاب اور راجستھان اور صوبجات متحدہ کے پانچ اضلاع میں دہلی سے شدھی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

۴۔ جگت گرو شری شنکر اچاریہ کے جانشین نے اعلان کیا ہے کہ اگر میں اشد ضروری کام میں نہ ہوتا تو میں خود آگرہ جا کر ملکانوں کی شدھی کا کام کرتا۔

آریوں کی فتنہ انگیزی

حلقہ ارتداد میں دفعہ ۱۴۴ کا یہ نتیجہ نکلا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم نافذ کیا ہے کہ دو ماہ کے عرصہ تک کوئی شخص متذکرہ بالا دیہات کے رقبہ میں کسی قسم کے اسلحہ آتشین یا تلوار یا نیزہ نہ رکھے دو ماہ کے عرصہ تک ان مواضع کے اندر کسی قسم کا عام جلسہ یا جلوس منعقد نہ کیا جائے۔

اشتہار

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

اشتہار ہذا کے ذریعہ سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر ذیل کے مال کو (جو اب محکمہ ریل کی تحویل اور سپردگی میں ہے) ۲۴ اپریل ۱۹۲۳ء سے پیشتر ہر قسم کی رقوم کی ادائگی پر جو اب تک اس پر عائد ہو چکی ہیں۔ اٹھا نہ لیا گیا تو وہ عام نیلام کے ذریعے بیع و فروخت کر دیا جاویگا۔ اور اس طرح سے جو کچھ آمد ہو گی اسے حسب ضابطہ قوانین ریل ہائے ہند نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء کام میں لایا جاویگا۔

نشان مال جو محکمہ ریل کی تحویل میں ہے۔ بوریا شکر ۲۷ عدد وزن ۲۷ من ۲۰ سیر برآمد شدہ از گاڑی نمبر ۳۲۰۸۱ روانگی از سٹیشن مظفرنگر تا سٹیشن رام پورہ پھول انوائس (بیجک) نمبر ۷۹ بلٹی نمبر ۳۳۲۳ مورخہ ۸ فروری ۱۹۲۳ء فرستندہ سکھ لال۔ جس کو مال بھیجا گیا۔ ایضاً

۴ اپریل ۱۹۲۳ء

حسب الحکم
ٹریفک مینجر لاہور دستخط
ڈی۔ ایچ بولتھ صاحب
بہادر

فتنہ ارتداد اور جماعت احمدیہ

احمدی جماعت پوری اہلیت رکھتی ہے

آگرہ اخبار ۲۸ مارچ لکھتا ہے کہ ملکانہ میں جو شدھی ہونے والی تھی وہ بھی کچھ احمدی راجپوت مبلغین کے بر وقت پہونچنے پر رک گئی۔ اور ان ملکانوں نے جن کو آریہ بہکا رہے تھے۔ شدھ ہونے سے انکار کر دیا۔ آریہ مبلغین ہر قسم کے جائز اور ناجائز ذرائع ان ملکانوں کی گمراہی کے لئے کام میں لا رہے ہیں × × × × × × × × جہاں تک ہمیں علم ہے احمدی جماعت اس کی پوری اہلیت رکھتی ہے۔ کہ وہ اس موقع پر کامیابی کے ساتھ کام کر سکے۔ کیونکہ یہ لوگ تبلیغ کا کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ اور غیر مذاہب سے بھی واقف ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں ایسے مبلغین بھی ہیں۔ جو نسلاً راجپوت ہونے کی وجہ سے ملکانہ قوم پر پورا اثر ڈال سکتے ہیں۔ تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس قوم میں تبلیغ قومی رنگ میں ہی ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ صرف اپنے ہم قوموں ہی کی بات کو سنتے ہیں۔ اور ان ہی کی باتوں کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ پنجاب میں مسلمان راجپوت بہت کثرت سے ہیں۔ اور معزز طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ تم ان سے بچھڑے جاتے ہو۔ تو وہ بہت متاثر ہوتے ہیں۔

اکثر مسلمان یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے احمدیوں کو تبلیغ کی اجازت دیدی تو یہ لوگ تمام نومسلموں کو احمدی بنا لیں گے۔ ہمارے خیال میں یہ خیال بالکل بیجا ہے۔ یہ لوگ اس قدر سخت ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ صدیوں سے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ تاہم انہوں نے اسلامی رسم و رواج اور طریق معاشرت اختیار نہیں کیا اور بہت اصرار کے ساتھ اپنے قدیم طریق زندگی پر قائم ہیں۔ ایسے لوگوں کا ایک نئی بات قبول کر لینا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ابھی تو ایک عرصہ ان کو اسلام سے بتدریج مانوس کرنے میں صرف ہوگا۔ اس وقت جو سیلاب آ رہا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے جو شخص بھی ہماری مدد کرنے کے لئے آمادہ ہو اس کو خوش آمدید کہنا چاہیئے

احمدی احباب سے مل کر ہم نے اس کا یقین کر لیا ہے کہ وہ حقیقتاً احمدیت کی تبلیغ نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے قدیمی رسم و رواج کی بھی مخالفت کرنا مصلحت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ مثلاً یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ان لوگوں کی چوٹیاں کاٹ کر ان کے قومی جذبات کو مشتعل کیا جائے۔ بلکہ جس طرح آریہ قومیت کا واسطہ دیکر ان کو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں ہمیں بھی قومیت ہی کے رنگ میں انہیں تبلیغ کرنا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ لاکھوں مسلمان راجپوتوں کے ہوتے یہ لوگ اس لئے آریہ بنائے جائیں۔ کہ اس طرح وہ ہندو راجپوتوں سے مل سکیں گے۔

اس وقت ہماری کوشش صرف یہ ہونی چاہیئے کہ ان لوگوں کو آریہ ہونے سے روک لیا جائے۔ اور اس میں ہر اسلامی فرقہ ہماری مدد کر سکتا ہے۔ اگر ہندوؤں کے مختلف فرقے باوجود اصولی اختلافات رکھنے کے متحد ہو سکتے ہیں۔ تو مسلمان جن کا خدا ایک۔ رسول ایک قبلہ ایک وہ کیوں اپنے مشترکہ دشمن کے مقابلہ میں دوش بدوش سینہ سپر نہ ہوں جس وقت دشمن کو ہزیمت ہو جائیگی۔ اسوقت ہر فرقہ اپنے اپنے عقیدہ کی تبلیغ کے لئے آزاد ہوگا۔ لیکن جس وقت تک مشترکہ دشمن بالمقابل ہے۔ قوم اسلام کا کوئی فرد محفوظ نہیں ہے۔ وما علینا الا البلاغ

(آگرہ اخبار)

فتنہ ارتداد کی روک تھام

اخبار ذوالفقار لاہور یکم اپریل رقمطراز ہے۔

"اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ احمدی جماعت قادیانی بھی فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لئے دردمند ہو کر دل سے بڑی مستعدی اور عقیدت مندی کے ساتھ اپنی جماعت کے امام کی فرمانبرداری میں کمربستہ ہے اور وہ ان مقامات پر جا پہنچے ہیں۔ جن مقامات پر کفر کے بادل چھا گئے ہیں۔ اور گمراہی کی بجلیاں کوند رہی ہیں۔ آج خبر موصول ہوئی ہے کہ اس جماعت کے تقریباً پچاس مبلغ وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ ایسے مبلغ ہیں کہ

۱۔ آمد و رفت کا کرایہ خود خرچ کرینگے۔

۲۔ اور یہ تین ماہ تک جس میں تبلیغ کا کام کرینگے۔ اپنے کھانے پینے کا بھی خود خرچ برداشت کرینگے۔

۳۔ اس زمانہ کارگذاری میں اپنے عیال کے اخراجات کے لئے بھی کسی قسم کی مدد کے طلبگار نہیں ہونگے۔

۴۔ اور اپنے افسروں کی ماتحتی میں مثل سپاہیوں کے فرمانبردار رہینگے۔

اور وہ پیدل چلنے بھوکے رہنے جنگلوں میں سونے اور مخالفوں کے مظالم سہنے کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ اس جماعت کے امام نے مبلغین کے واسطے اس وقت یہ معیار رکھا ہے۔

اور یہ لوگ اس وقت نہایت تیز رفتار سے کام کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس وقت تمام فرقہ ہائے اسلام متفقہ طور پر تمام باہمی اختلاف کو چھوڑ کر اس کام میں لگ گئے ہیں۔ جس سے امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ عنقریب نور محمدی کی شعاعوں سے ظلمت کفر کے بادل کو توڑ کر مطلع صاف کر دینگے۔"

ہزار افسوس ہے کہ لاہور کے بعض شیعہ و سنی کو دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔

وہ آپس کی اشتہار بازی ہی کو اسلام کا جہاد خیال کئے ہوئے ہیں۔ وہ شیعوں کو رافضی اور شیعہ سنیوں کو خارجی لکھکر دل ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ملکانہ راجپوتانہ میں جا کر اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔" (ذوالفقار)

قادیانی مجاہد

ہمدرد۔ قادیان کی احمدی جماعت نے ضلع آگرہ میں باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ چند مراسلات جو ہمارے پاس پہنچے ہیں امید دلاتے ہیں۔ کہ یہ جماعت باقاعدہ اور باضابطہ کام کر رہی ہے۔ دراصل اس کی ضرورت ہے کہ کام کرنیوالے اصحاب ایک نظام کے ماتحت ہو جائیں اور مختلف طریقہ پر کام نہ کریں۔ قادیانی جماعت کا نظام بہت مضبوط اور باقاعدہ نظر آتا ہے۔ کیا جمعیۃ العلماء اسی قسم کا ایک نظام عمل